قربانی اور اسلام

تلخیص وانتخاب : ادارۃ الحق

- شیخ الطریقت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رح
- حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ
- شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح
- شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ

جان کے بدلے جان کی قربانی

—— مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رح ——

حضرات! میں چند ہفتوں سے قربانی کے متعلق جس چیز کو رو رہا ہوں وہ عمل قربانی کو نہیں، بلکہ میں عقیدۂ قربانی کو رو رہا ہوں۔ انگریزی اخبارات میں متعدد بار اور مسلسل اس کے خلاف مضامین چھپتے رہے۔ اور میں اپنے احباب سے برابر پوچھتا رہا کہ کیا کسی اخبار نے اس کا کوئی جواب لکھا۔؟ مگر مجھے یہی معلوم ہوتا رہا کہ تمام اخبارات اس کی طرف سے خاموش ہیں۔ جو شخص اس کے خلاف لکھ رہا ہے، اور قربانی کو رسم بد اور فساد فی الارض کہہ رہا ہے۔ کہ قربانی کی بھی ایک رسم بد چل پڑی ہے جسطرح تراویح کی رسم بد چل پڑی۔ یہ شخص بارہ سو برس کے اجماعی عقیدہ کا انکار کر رہا ہے۔ جو عقیدہ ابتدائے اسلام سے لیکر آج تک مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ رہا یہ شخص اس کو فساد فی الارض کہہ رہا ہے —— غرض یہ لوگ اس عقیدہ کو مسلمانوں کے دلوں سے نکال دینا چاہتے ہیں۔ لیکن عقیدہ ہی وہ چیز ہے جسکی درستی ہی سے مسلمان مسلمان رہ سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ قربانی ضروری ہے۔ مگر باوجود استطاعت کے اس کو نہ کرتا ہو تو اس شخص کی نجات ہو جائے گی۔ مگر جو شخص ایسا ہو کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ قربانی اسراف مال ہے۔ اور بیکار فعل ہے۔ پھر اگرچہ اس عقیدہ کے ساتھ وہ قربانی ہمیشہ کرتا رہے مگر اس خرابی عقیدہ کی بناء پر ابد الآباد تک جہنم میں رہے گا۔ تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ قربانی ہر غنی پر واجب اور ضروری ہے۔ ورنہ دائرۂ اسلام میں رہنا ناممکن ہے۔ اور یہ زہر ایسا پھیلا ہے کہ میرے پاس باہر سے بھی خطوط آتے رہے ہیں —— یہ الفاظ کہ "قربانی بھی ایک رسم بد چل پڑی ہے۔ جسطرح تراویح مسلمانوں میں ایک رسم بد چل پڑی کفر کے الفاظ ہیں۔ تو غرض عمل و عقیدہ میں بڑا فرق ہے۔ عمل کو ترک کر دینے سے نجات کی امید ہے۔ مگر عقیدہ ترک کر دینے سے نجات ہی نہ ہو گی —— جب عقائد اسلام پر حملہ ہو